حکمتِ سیّد مودودیؒ

جماعتِ اسلامی میں ارکان کی بھرتی

(۱)

جماعتِ اسلامی کے اجتماع اوّل میں مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے افتتاحی اجلاس میں جو خطاب کیا، اس میں اس جماعت کی خصوصیات بیان کیں اور امتیازات واضح کیے۔ جن میں سے تیسری بات یہ فرمائی:

"ثالثاً ان میں ہر قسم کے آدمی اس مفروضہ پر بھرتی کر لیے گئے ہیں کہ جب یہ مسلمان قوم میں پیدا ہوئے ہیں تو مسلمان ہی ہوں گے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارکان سے لے کر کارکنوں اور لیڈروں تک بکثرت ایسے آدمی ان جماعتوں کے نظام میں گھس گئے جو اپنی سیرت کے اعتبار سے ناقابلِ اعتبار تھے اور کسی بارِ امانت کو سنبھالنے کے لائق نہ تھے، لیکن ہم کسی شخص کو اس مفروضے پر نہیں لیتے کہ وہ مسلمان ہوگا، بلکہ جب وہ کلمہ طیبہ کے معنی و مفہوم اور مقتضیات کو جان کر اس پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے تب اسے جماعت میں لیتے ہیں۔ اور جماعت میں آنے کے بعد اس کے جماعت میں رہنے کے لیے اس بات کو شرط لازم قرار دیتے ہیں کہ اسلام میں جو کم سے کم مقتضیاتِ ایمان ہیں ان کو پورا کرے۔ اس طرح انشاءاللہ مسلمان قوم میں سے صرف صالح عنصر ہی چھٹ کر جماعت میں آئے گا۔ اور جو جو صالح بنتا جائے گا، اس جماعت میں داخل ہوتا جائے گا"۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ اول مطبوعہ پٹھانکوٹ ص ۵)

(۲)

چوتھا صرف ان لوگوں کا بنایا جائے جو اس دعوت کو جان کر اور سمجھ کر قبول کریں، جو بندگی اور اطاعت کو فی الواقع اللہ کے لیے خاص کر دیں، جو دوسری اطاعتوں کو اللہ کی اطاعت کے ساتھ واقعی شریک کرنا چھوڑ دیں۔ اور حقیقت میں اللہ کے قانون کو اپنا قانونِ زندگی بنا لیں۔ رہے دوسرے لوگ جو اس طرزِ خیال یا اس طرزِ زندگی کے محض معترف ہوں یا اس سے ہمدردی رکھتے ہوں، تو وہ مجاہدہ کرنے والے جتھے کے لیڈر کیا معنی، کارکن بھی نہیں بن سکتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو جس درجہ میں بھی اس کا ہمدرد یا بیرونی معاون بن جائے، یہ بسا غنیمت ہے۔ مگر ارکان اور ہمدردوں کے درمیان جو حقیقی فرق و امتیاز ہے اُسے کسی حال میں بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

تیسرا جزو یہ ہے کہ براہِ راست غیر الٰہی نظامِ اطاعت پر حملہ کیا جائے۔ تمام کوششوں کا مقصود صرف اس بات کو بنایا جائے کہ اللہ کی حاکمیت قائم ہو۔ اور اس کے سوا کسی دوسری چیز کو مقصود بنا کر اس کے پیچھے قوتیں ضائع نہ کی جائیں۔

(تحریکِ آزادئ ہند اور مسلمان، حصہ دوم۔ ص ۱۲۷، ۱۲۸)